بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۹۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم النور

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily **ALFAZL** RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵ | ۱۹ ذیقعدہ ۱۳۹۰ھ ، ۱۷ صلح ۱۳۵۰ ہش ، ۱۷ جنوری ۱۹۷۱ء | نمبر ۱۵

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

نجات اپنی کوشش سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوا کرتی ہے

اِس فضل کے حصول کیلئے خدا نے اپنا جو قانون ٹھہرایا ہوا ہے وہ اسے کبھی باطل نہیں کرتا

(۱) "نجات اپنی کوشش سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوا کرتی ہے۔ اس فضل کے حصول کیلئے خدا تعالیٰ نے اپنا جو قانون ٹھہرایا ہوا ہے وہ اُسے کبھی باطل نہیں کرتا۔ وہ قانون یہ ہے۔ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ اور وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ۔ اگر اس پر دلیل پوچھو تو یہ ہے کہ نجات ایسی شے نہیں ہے کہ اُس کے برکات اور ثمرات کا پتہ انسان کو مرنے کے بعد ملے بلکہ نجات تو وہ امر ہے کہ جس کے آثار اسی دنیا میں ظاہر ہوتے ہیں کہ نجات یافتہ آدمی کو ایک بہشتی زندگی اسی دنیا میں مل جاتی ہے دوسرے مذاہب کے پابند بکلّی اس سے محروم ہیں۔ اگر کوئی کہے کہ اہل اسلام کی بھی یہی حالت ہے تو ہم کہتے ہیں کہ وہ اس لئے اس سے بے نصیب ہیں کہ کتاب کی پابندی نہیں کرتے۔ اگر ایک شخص کے پاس دوا ہو اور وہ سے استعمال نہ کرے اور لاپرواہی دکھائے تو وہ بہرحال اس کے فوائد سے محروم رہیگا۔ یہی حال مسلمانوں کا ہے کہ اُن کے پاس قرآن مجید جیسی پاک کتاب موجود ہے مگر وہ اس کے پابند نہیں ہیں۔ مگر جو لوگ خدا تعالیٰ کے کلام سے اعراض کرتے ہیں وہ ہمیشہ انوار و برکات سے محروم رہتے ہیں۔ پھر اعراض بھی دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک صوری۔ ایک معنوی یعنی ایک تو یہ ہے کہ ظاہری اعمال میں اعراض ہو اور دوسرے یہ کہ اعتقاد میں اعراض ہو۔ اور انسان کو انوار و برکات سے حصّہ نہیں مل سکتا جب تک وہ اسی طرح عمل نہ کرے جس طرح خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۰۶-۲۰۷)

(۲) "یہ بات بالکل سچ ہے کہ جس نے خدا کے رسولوں کو شناخت نہیں کیا اس نے خدا کو بھی شناخت نہیں کیا۔ خدا کے چہرے کا آئینہ اس کے رسول ہیں۔ ہر ایک جو خدا کو دیکھتا ہے اسی آئینہ کے ذریعہ سے دیکھتا ہے۔ پس یہ کس قسم کی نجات ہے کہ ایک شخص دُنیا میں تمام عمر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مکذب اور منکر رہا اور قرآن شریف سے انکاری رہا۔ اور خدا تعالیٰ نے اس کو آنکھیں نہ بخشیں۔ اور دل نہ دیا اور وہ اندھا ہی رہا اور اندھا مر گیا اور پھر نجات بھی پا گیا۔ یہ عجیب نجات ہے۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ جس شخص پر رحمت کرنا چاہتا ہے۔ پہلے اس کو آنکھیں بخشتا ہے اور اپنی طرف سے اس کو علم عطا کرتا ہے۔ صدہا آدمی ہمارے سلسلہ میں ایسے ہوں گے کہ وہ محض خواب یا الہام کے ذریعہ سے ہماری جماعت میں داخل ہوئے ہیں۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۷)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۶ صلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ۔ حضور کی حرم محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے ثم الحمدللہ۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و عافیت کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۱۶ صلح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت ضعف اور جسم میں درد کی وجہ سے ناساز چلی آرہی ہے۔ گزشتہ رات طبیعت زیادہ ناساز رہی۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا العالی کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے آمین۔

ربوہ ۱۶ صلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کل مسجد مبارک میں نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے سورۃ البقرہ کی آیت بَلٰى مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ کی نہایت لطیف تفسیر فرما کر احباب جماعت کو عبد مسلم اور عبد محسن بننے اور ایک الٰہی جماعت کے افراد کی حیثیت سے اپنے اس خصوصی امتیاز کو ہمیشہ قائم رکھنے کی تلقین فرمائی۔ حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو صمد اور غنی یقین کرتے ہوئے اپنے آپ کو ہر لمحہ اور ہر آن اس کا محتاج سمجھو اور نیستی اور تذلل کا جامہ پہن کر اس کی رضا کو ہمیشہ مقدم رکھو نیز اللہ کے بندوں پر احسان کرو۔ تمہارا حق مارا بھی جائے تو رضاء الٰہی کی خاطر اسے چھوڑ دو اور خدا نے دوسروں کے جو حقوق قائم کئے ہیں انہیں ان کے حقوق سے بھی زیادہ دو۔ اس کے بغیر تم اللہ کی محبت حاصل نہیں کر سکتے اور اللہ کی محبت کے بغیر یہ زندگی محض بیکار ہے۔

مشرقی پاکستان کے طوفان زدہ بھائیوں کی امداد

مارشیس کے احمدی احباب کا عطیہ

مکرم مولوی محمد اسلم صاحب قریشی مبلغ انچارج احمدیہ مشن مارشیس تحریر فرماتے ہیں کہ مشرقی پاکستان میں طوفان کی خبر سنتے ہی جماعت کے دوستوں کو امدادی فنڈ میں حصّہ لینے کی تحریک کی گئی تھی چنانچہ ۸ دسمبر کو مکرم قریشی صاحب مکرم صدیق احمد صاحب منور اور جماعت کے سیکرٹری صاحب نے سیکرٹری ریلیف کمیٹی کو اس سلسلہ میں ایک ہزار روپے کا چیک پیش کیا جو انہوں نے شکریہ کے ساتھ قبول کیا۔

(وکالت تبشیر)

(مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۷ اصلح ۱۳۳۵ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تفسیر سورہ بقرہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر سورہ فاتحہ گزشتہ سال ادارۃ المصنفین نے بڑی آب و تاب کے ساتھ شائع کی تھی جو دوستوں نے خوان یغما سمجھ کر ہاتھوں ہاتھ خریدی اور اپنے دل و دماغ کو اس کی روشنی سے منور کیا۔

ہم ادارہ مصنفین کے ممنون ہیں کہ اس نے امسال سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سورۃ بقرہ کی تفسیر اسی شان اور آب و تاب سے شائع کی ہے جس شان اور آب و تاب سے اس نے سورۃ الحمد کی تفسیر شائع کی تھی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ تفسیر خود موجودہ صورت میں تحریر نہیں کی بلکہ آپکی تفسیر آپکی مختلف کتب اور ملفوظات اور دیگر تحریرات میں بکھری ہوئی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ آپ کی تصنیفات اور ملفوظات سب کے سب قرآن کریم کی تفسیر پر مشتمل ہیں

آپ نے کئی بار اہل علم حضرات کو تفسیر نویسی کے مقابلہ کی دعوت دی مگر بقول غالبؔ ع

جز قیس اور کوئی نہ آیا بروئے کار (اور کہ) کون ہوتا ہے حریف مے مرد افگن عشق

کسی کو آج تک جرأت نہیں ہوئی کہ آپ کے چیلنج کو قبول کرتا۔ بات یہ ہے کہ آپ نے اپنے الٰہی مشن کے مطابق جو تفسیر بیان فرمائی ہے اس کی نظیر نہیں ملتی اللہ تعالیٰ کی طرف سے تعلیمات قرآن کو اس زمانے کی ضروریات اور تقاضوں کو مدنظر رکھ کر بیان کرنا آپ کے سپرد کیا گیا تھا یہی وجہ ہے کہ آپ نے اس روح کو نمایاں کیا ہے جو اس زمانے میں تجدید و احیائے اسلام کے لئے اللہ تعالیٰ کی مشیت کے مطابق ضروری ہے آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس دور کے لئے مسیح اور مہدیؑ بنا کر مبعوث فرمایا اور اس زمانہ کے الحادی اور مشرکانہ فتنوں کو قرآن کریم اور سنت کے ہتھیاروں سے سرکوب کرنا آپ کا کام تھا جسے آپ نے پوری شان سے سرانجام دیا۔ اور آپ نے اللہ تعالیٰ کی مدد سے یہ شہادت قائم کی ہے کہ دنیا کی کوئی حکمت۔ کوئی فلسفہ کوئی کلام آسمانی ہو یا زمینی قرآن کریم کے مقابلہ میں پیش نہیں کیا جا سکتا۔

آپ نے یہ چیلنج اپنی پہلی مستقل تصنیف براہین احمدیہ کے حصہ اول میں ہی دنیا کے سامنے رکھ دیا تھا کہ سب ادیان والے اپنی اپنی کتب سے قرآن کریم کی تعلیمات کے مقابلہ میں پانچواں حصہ بھی صداقت کا لاکر دکھلائیں آپ نے ایسے لوگوں کے لئے جو ایسا کر سکیں بیش بہا انعام بھی پیش فرمایا ہے آپ نے یہ چیلنج تمام مذاہب کو دیا ہے اور بفحوائے آیہ کریمہ

هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ
لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ

وہ خدا ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت کے ساتھ سچا دین دے کر بھیجا ہے تاکہ اس کو تمام دینوں پر غالب کرے۔ خواہ مشرک کتنا ہی ناپسند کریں۔

یہ چیلنج اب تک قائم ہے اور آپ کے خلفاء اس کے ایفا کے مکلف ہیں اگرچہ ہم کو علی وجہ البصیرت یقین ہے کہ یہ چیلنج قیامت تک لاجواب ہی رہیگا جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام تصنیفات ہی دراصل قرآن کریم کی تفسیر ہیں۔ یہ موتی آپکی تصنیفات میں نگینوں کی صورت میں بکھرے ہوئے ہیں۔ ادارۃ المصنفین نے مختلف دوستوں کی کوشش سے ان بکھرے ہوئے موتیوں کو لڑیوں میں پرونے کا اہتمام کیا ہے۔ جس کی ایک لڑی "عقد ثریا" سورہ الحمد کی تفسیر کی صورت میں دوستوں کے ہاتھوں پہلے ہی موجود ہے اب سورۃ بقرہ کی تفسیر پیش کی جارہی ہے۔ یہ کہنا تو مشکل ہے۔ کہ ان موتیوں کو لڑیوں میں پرونے والے دوستوں نے تمام موتیوں پر دسترس حاصل کی ہے لیکن تکرار کی استثناء کو مدنظر رکھا جائے تو حتی الوسع اس میں بڑی حد تک کامیابی ضرور ہوئی ہے اور ہمیں امید ہے کہ اگر کسی دوست کو کوئی ایسی بات نظر آئے جو نہیں آئی تو دوسرے ایڈیشن میں بھی اس کا تدارک ہو سکتا ہے

Casket

بہرحال بے بہا موتیوں کی یہ دوسری لڑی نہایت دلکش کاسکٹ میں سجا کر ادارۃ المصنفین کے جوہریوں نے آپ کی خدمت میں پیش کی ہے۔ موجودہ وقت میں جو بہترین سامان اور آرٹ کا کمال تھا کوشش کی گئی ہے کہ اس میں کمی نہ رہ جائے۔ آخر میں یہ ناشکر گزاری ہوگی۔ اگر ہم ادارۃ المصنفین کے منیجنگ ڈائریکٹر اور ان دوستوں کو مبارکباد نہ کہیں۔ جن کو اس مجلد کی تیاری کے کسی نہ کسی مرحلہ پر خدمت کا فخر حاصل ہوا ہے۔ واقعی خوش نصیب ہیں یہ لوگ۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس کا اجر دے آمین۔

مجلد آرٹ پیپر پر بہترین کتابت اور آفسٹ طباعت نہایت خوبصورت سرورق اور نہایت مضبوط خوبصورت مجلد میں شائع کی گئی شائق احباب کو چاہیئے کہ اپنے اور اپنے احباب کے لئے فوری طور پر خرید لیں۔ قیمت صرف دس روپیہ ہے۔

نور افشاں جبیں رہی تیری

جاں ہر دم حزیں رہی تیری ——— پھر بھی خندہ جبیں رہی تیری

زہر اگلا ہزار لوگوں نے ——— پر زباں انگبیں رہی تیری

دشمنوں کی کمی نہ تھی لیکن ——— ذاتِ حق خود امیں رہی تیری

لاکھ اوروں نے وعظ فرمائے ۱؎ ——— بات سب سے حسیں رہی تیری

گرچہ جلتے رہے دلِ باطل ——— نور افشاں رہی جبیں تیری

کیا ہی اچھی غزل کہی محمود
کتنی پیاری زمیں رہی تیری

(ڈاکٹر محمود الحسن ایبٹ آبادی)

۱؎ جلسہ لاہور کی طرف اشارہ ہے کہ جس میں الہام الٰہی کے مطابق حضرت مسیح موعودؑ کا لیکچر سب سے بالا قرار پایا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تقریر محترم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ برموقع جلسہ سالانہ

(۲)

بھائیو! محبتِ الٰہی سے بھری ہوئی ایسی عاشقانہ تحریریں اُردو، عربی اور فارسی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب مبارکہ میں سینکڑوں کی تعداد میں خوش ذائقہ اور شیریں پھلوں سے لدے ہوئے درختوں کی طرح ملتی ہیں نثر میں بھی اور نظم میں بھی۔ بے شمار نظموں میں سے میں اس جگہ نمونۃً صرف ایک نظم کے چند اشعار سناتا ہوں۔ حضور فرماتے ہیں۔

کس قدر ظاہر ہے نور اُس مبداء الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا
چاند کو کل دیکھ کر میں سخت بیکل ہوگیا
کیونکہ کچھ کچھ تھا نشاں اسمیں جمالِ یار کا
ہے عجب جلوہ تری قدرت کا پیارے ہر طرف
جس طرف دیکھیں وہی راہ ہے ترے دیدار کا
چشمۂ خورشید میں موجیں تری مشہود ہیں
ہر ستارے میں تماشا ہے تیری چمکار کا
چشم مستِ ہر حسیں ہر دم دکھاتی ہے تجھے
ہاتھ ہے تیری طرف ہر گیسوئے خم دار کا
تیرے ملنے کیلئے ہم مل گئے ہیں خاک میں
تا مگر درماں ہو کچھ اس ہجر کے آزار کا
شور کیسا ہے تیرے کوچہ میں لے جلدی خبر
خوں نہ ہو جائے کسی دیوانہ مجنوں وار کا

بھائیو! یہ ہے خداوند تعالیٰ کا حقیقی تصور جس کی تپش محبت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قلب سلیم میں ابتداء سے آخر تک وقت کے ساتھ ساتھ بڑھتی ہی چلی گئی۔ عشق محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم اور خدا تعالیٰ کی مخلوق پر شفقت اس کا لازمی حصہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی پاکیزہ زندگی پر ذرہ سی نظر ڈالنے والا ہر شخص بخوبی محسوس کر لیتا ہے کہ آپ کی پوری زندگی محبتِ الٰہی، عشق محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور مخلوق خدا پر شفقت کے گرد گھومتی ہے۔ یادِ الٰہی سے آپ کسی لمحہ جدا نہیں ہوتے تھے۔ آپ کی زندگی کا ہر موڑ آپ کو پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ کرتا تھا عسر میں، یسر میں، خوشی میں غم میں، سفر میں حضر میں، گھر میں یا گھر سے باہر، اپنوں اور بیگانوں میں، غرضیکہ ہر موقع پر آپ یادِ الٰہی سے غافل نہ ہوتے تھے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جوانی کے سفروں کے متعلق فرماتے ہیں:

"جب کبھی ڈلہوزی جانے کا مجھے اتفاق ہوتا تو پہاڑوں کے سبزہ زار حصوں اور بہتے ہوئے پانیوں کو دیکھ کر طبیعت میں بے اختیار اللہ تعالیٰ کی حمد کا جوش پیدا ہوتا اور عبادت میں ایک مزہ آتا اور میں دیکھتا تھا کہ تنہائی کے لئے وہاں اچھا موقع ملتا ہے۔"

(تاریخ احمدیت حصہ اول صفحہ ۹۲)

حضرات! بھرپور جوانی کے عالم میں اللہ تعالیٰ سے محبت کی یہ لگن عاشقانِ خدا کے سوا کسی غیر کو کب نصیب ہو سکتی ہے؟ آپ کے پاک سوانح سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے سینہ میں کیسا نورانی دل تھا جس سے ہر وقت محبت الٰہی کے سوتے پھوٹتے تھے جو آپ کے تمام اعضا اور ان کی قوتوں کو عشقِ الٰہی کے نور سے دھو دھو کر منور کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ عین عنفوانِ شباب میں ہی آپ کے چہرہ پر ایسا نور برستا تھا جو ہر دیکھنے والے پر، سوائے روحانی اندھوں کے، اپنا خاص اثر کرتا تھا چنانچہ آپ کے سفر ڈلہوزی کا ایک واقعہ ہے۔ آپ ایک مقدمہ کے سلسلہ میں پہاڑ پر یکّہ میں بیٹھے سفر کر رہے تھے کہ راستہ میں بارش نے آلیا۔ آپ اپنے ایک ہم سفر ساتھی سمیت یکّہ سے اترے اور ایک پہاڑی آدمی کے مکان کی طرف گئے جو راستہ کے پاس تھا۔ آپ کے ساتھی نے آگے بڑھ کر مالک مکان سے اندر آنے کی اجازت چاہی مگر اس نے روکا۔ اس پر ان کی باہم تکرار ہو گئی اور مالک مکان تیز ہو کر گالیوں پر اتر آیا حضرت صاحب یہ تکرار سن کر آگے بڑھے۔ جونہی آپ کی اور مالک مکان کی آنکھیں ملیں تو پیشتر اس کے کہ آپ کچھ فرماتے اس نے اپنا سر نیچے ڈال لیا اور کہا کہ اصل بات یہ ہے کہ میری ایک جوان لڑکی ہے اس لئے میں اجنبی آدمی کو اپنے گھر میں گھسنے نہیں دیتا مگر آپ بے شک اندر آ جائیں۔

(سیرت المہدی حصہ اول بحوالہ تاریخ احمدیت جلد اول صفحہ ۹۳)

ہر قسم کے شرک سے نفرت

خداوند تعالیٰ کے ہر سچے پرستار کو شرک سے نفرت ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام شرک کی ہر شکل سے نفرت فرماتے تھے۔ چنانچہ ایک واقعہ پیش کرتا ہوں۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی بیان فرماتے ہیں:

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دورانِ سر کا عارضہ تھا۔ ایک طبیب کے متعلق سنا گیا کہ وہ اس میں خاص ملکہ رکھتا ہے۔ اسے بلوایا گیا، کرایہ بھیج کر اور کہیں دور سے۔ اس نے حضور کو دیکھا اور کہا دو دن میں آپ کو آرام کر دوں گا۔ یہ سن کر حضرت صاحب اندر چلے گئے اور حضرت مولوی نورالدین صاحب کو رقعہ لکھا کہ اس شخص سے میں ہرگز علاج کرانا نہیں چاہتا۔ یہ تو خدائی کا دعویٰ کرتا ہے۔ اس کو واپس کرایہ کے روپے اور مزید پچیس روپے بھیج دیئے کہ یہ دے کر اسے رخصت کر دو۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔"

(روایات ظفر صفحہ ۹۵ روایت نمبر ۲۳)

اس مختصر مگر عظیم واقعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ کے لئے کیسی غیرت تھی اور آپ شرک کی باریک در باریک راہ کو بھی نفرت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔

اللہ تعالیٰ کے نام کے لئے غیرت کا ایک اور واقعہ بھی سن لیجئے۔ اس سے بھی آپ کے پاک سوانح پر خوب روشنی پڑتی ہے۔ حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی رضی اللہ تعالیٰ مرحوم فرماتے ہیں:

"چوہدری رستم علی خان صاحب مرحوم انسپکٹر ریلوے تھے۔ ۱۵۰/- روپے ماہوار تنخواہ پاتے تھے بڑے مخلص اور ہماری جماعت میں قابل ذکر آدمی تھے۔ وہ بیس روپے ماہوار اپنے پاس رکھ کر کل تنخواہ حضرت صاحب کو بھیج دیتے تھے۔ ہمیشہ یہ ان کا قاعدہ تھا۔ ان کا محض ایک لڑکا تھا۔ وہ بیمار ہوا تو وہ اسے قادیان لے آئے۔ مع اپنی اہلیہ کے حضرت صاحب کے مکان میں قیام پذیر ہوئے۔ حضرت اقدس نے ایک دن فرمایا کہ رات کو میں نے رؤیا دیکھا ہے کہ میرے خدا کو کوئی گالیاں دیتا ہے۔ مجھے اس کا بڑا صدمہ ہوا۔ جب آپ نے رؤیا ذکر فرمایا تو اس سے اگلے روز چوہدری صاحب کا لڑکا فوت ہو گیا۔ کیونکہ ایک ہی لڑکا تھا، اس کی والدہ نے بہت جزع فزع کی اور اس حالت میں اس کے منہ سے نکلا "ارے ظالم تو نے مجھ پر بڑا ظلم کیا"۔ ایسے الفاظ وہ کہتی رہی جو حضرت صاحب نے سن لئے۔ اسی وقت آپ باہر تشریف لے آئے اور آپ کو بڑا رنج معلوم ہوتا تھا۔ اور بڑے جوش سے آپ نے فرمایا کہ اسی وقت وہ مردار عورت میرے گھر سے نکل جائے۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کی والدہ صاحبہ جو بڑی دانشمند اور فہمیدہ تھیں، انہوں نے چوہدری صاحب کی بیوی کو سمجھایا اور کہا کہ حضرت صاحب سخت ناراض ہیں۔ اس نے توبہ کی اور معافی مانگی اور کہا اب میں رونے کی بھی نہیں۔ میر صاحب کی والدہ صاحبہ نے حضرت صاحب سے آ کر ذکر کیا کہ اب معافی دیں وہ توبہ کرتی ہے اور اس نے رونا بھی بند کر دیا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ اچھا اسے رہنے دو اور تجہیز و تکفین کا انتظام کرو۔"

(سیرت ظفر صفحہ ۱۱۸-۱۱۹)

عشق محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ سے محبت کے اس گلِ سرسبد کی ہزاروں پتیوں میں سے اس عاجز نے صرف چند کا ذکر کیا ہے۔ اب میں دوسرے عظیم پھول "گلِ رعنا" کا کچھ تذکرہ کرتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے آقا و مولیٰ، سید الاولین والآخرین حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے بے انتہا محبت تھی۔ آپ کی پوری زندگی عشقِ رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے مخمور نظر آتی ہے۔ آپ کا یہ پختہ عقیدہ تھا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ اپنی صفات میں اپنی نظیر نہیں رکھتا اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی کمالاتِ روحانی اور اخلاق فاضلہ و آداب عالیہ میں تمام مخلوق میں یگانہ و منفرد ہیں۔ اولین و آخرین میں ایک بھی ایسا نہیں ہے نہ ہو سکتا ہے جو اس عالی مقام کے درجہ تک پہنچ سکے۔ آپ کا یہ اعتقاد کسی رسمی عقیدہ کی وجہ سے نہ تھا بلکہ خدا تعالیٰ کی مشیتِ خاص نے آپ پر اس حقیقت کو منکشف کر دیا تھا جس کی وجہ سے آپ علیٰ وجہ البصیرت اس عقیدہ پر جم گئے تھے۔ آپ کے سوانح سے معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ آغازِ جوانی میں ہی بذریعہ رؤیا آپ کو سرکارِ مدینہ فخرِ دو عالم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہو گیا تھا۔ چنانچہ!

ایک عربی قصیدہ میں بھی فرماتے ہیں:

وَاللّٰہِ اِنِّیْ قَدْ رَاَیْتُ جَمَالَہٗ
بِعُیُوْنِ جِسْمِیْ قَاعِدًا بِمَکَانِیْ

اللہ تعالیٰ کی قسم میں نے اپنے مکان میں بیٹھے یعنی ان جسمانی آنکھوں کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جمالِ مبارک دیکھا ہے۔

عالمِ شباب کی زیارتِ شاہِ مدینہ کا تذکرہ حضرت نے خود بایں الفاظ فرمایا ہے:۔

"اوائل ایام جوانی میں ایک رات میں نے رویاء میں دیکھا کہ میں ایک عالی شان مکان میں ہوں جو نہایت پاک اور صاف ہے اور اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اور چرچا ہو رہا ہے۔ میں نے لوگوں سے دریافت کیا کہ حضور کہاں تشریف فرما ہیں۔ انہوں نے ایک کمرے کی طرف اشارہ کیا۔ چنانچہ میں دوسرے لوگوں کے ساتھ مل کر اس کے اندر چلا گیا اور جب میں حضور کی خدمت میں پہنچا تو حضور بہت خوش ہوئے اور آپ نے مجھے بہتر طور پر میرے سلام کا جواب دیا۔ آپ کا حسن و جمال اور ملاحت اور آپ کی پُر شفقت پُر محبت نگاہ مجھے اب تک یاد ہے اور وہ مجھے کبھی بھول نہیں سکتی۔ آپ کی محبت نے مجھے فریفتہ کر لیا اور آپ کے حسین و جمیل چہرہ نے مجھے اپنا گرویدہ بنا لیا..... پھر خلاصہ کلام یہ کہ ایک قاش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اس غرض سے دی کہ تا میں اس شخص کو دوں جو نئے سرے سے زندہ ہوا اور باقی تمام قاشیں میرے دامن میں ڈال دیں۔ اور وہ ایک قاش میں نے اس نئے زندہ کو دے دی۔ اور اس نے وہیں کھا لی۔ پھر جب وہ نیا زندہ اپنی قاش کھا چکا تو میں نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کرسی اونچی ہو گئی ہے حتیٰ کہ چھت کے قریب جا پہنچی ہے۔ اور میں نے دیکھا کہ اس وقت آپ کا چہرہ مبارک ایسا چمکنے لگا کہ گویا اس پر سورج اور چاند کی شعاعیں پڑ رہی ہیں اور میں ذوق اور وجد کے ساتھ آپ کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھ رہا تھا اور میرے آنسو بہہ رہے تھے۔ پھر میں بیدار ہو گیا اور اس وقت بھی میں کافی رو رہا تھا اور اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ وہ مردہ شخص اسلام ہے اور اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فیوض کے ذریعے سے اسے اب میرے ہاتھ پر زندہ کرے گا۔

اللھم صل علی محمد و علی آل محمد وبارک وسلم انک حمید مجید۔

(تاریخ احمدیت حصہ اول صفحہ ۶۷-۶۹)

حضرات! عشق و محبت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ روحانی بیج ایک پربہار درخت کی شکل اختیار کر گیا۔ اس کے میٹھے پھل ایسے خوش ذائقہ اور تاثیرات روحانیہ سے پُر ہیں۔ کہ ان سے حصہ پانے والے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک محبت کے اسیر ہو جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاک دل کی یہ کیسی پیاری صدا ہے۔ فرماتے ہیں۔

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم
ہر تار و پود من بسراید بعشق او
از خود تہی و از غم آں دلستاں پُرم

خدا تعالیٰ کے بعد میں اس کے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق سے مخمور ہوں۔ گر یہ کفر ہے! تو خدا کی قسم پھر میں سخت کافر ہونے میں بھی فخر کرتا ہوں۔ دیکھو! میرے جسم کا ذرہ ذرہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے راگ الاپ رہا ہے۔ مجھے اپنا کوئی غم نہیں ہے۔ ہاں یہ ٹھیک ہے کہ اس دلدار کے غم سے میں پُر ہوں۔

پھر اس جذبہ عشق و محبت کی ترجمانی کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

مے پریدم سوئے کوئے او مدام
من اگر مے داشتم بال و پرے

اگر مجھ میں طاقت پرواز ہوتی تو میں ہمیشہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کوچہ کی طرف پرواز کیا کرتا۔

بھائیو! اسی وفور محبت سے آپ کو اپنے محبوب کے خلاف کچھ سننا گوارا نہ تھا۔ چنانچہ جب ایک دفعہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ بزرگ میں بعض دریدہ دہن عیسائی پادریوں نے ہرزہ گوئی کی تو اس عظیم عاشق رسول اللہ نے لکھا:۔

"اللہ تعالیٰ کی قسم اگر میرے سب لڑکے، بچے پوتے، میرے انصار اور خدام میرے سامنے قتل کر دیئے جاتے اور میرے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے جاتے اور میری آنکھوں کی پتلیاں نکال دی جاتیں اور میں اپنی تمام مرادوں سے محروم کر دیا جاتا تو یہ سب کچھ مجھ پر ان کے اس توہین آمیز استہزاء سے زیادہ شاق نہ گذرتا۔"

(آئینہ کمالات اسلام۔ ترجمہ از عربی عبارت)

غیرتِ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں پنڈت لیکھرام سے متعلق ایک بڑا مشہور واقعہ ہے۔ وہ آریہ سماج کے لیڈروں میں سے تھے لیکن چونکہ اس گستاخ نے حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے محبوب آقا سید و مولے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بدزبانی کی تھی۔ لاہور میں اتفاقاً اسے معلوم ہوا کہ حضرت مرزا صاحب قریب ہی ہیں، وہ اس طرف آیا اور اس نے حضرت اقدس کو سلام کیا۔ حضور نے جواب نہ دیا۔ لیکھرام نے دوبارہ سلام کہا۔ آپ نے پھر بھی جواب نہ دیا۔ ایک مرید نے یہ سمجھ کر کہ شاید حضرت نے توجہ نہ فرمائی ہو۔ عرض کی! "حضور پنڈت لیکھرام سلام کہتا ہے"! حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا "وہ میرے آقا کو گالیاں دیتا اور مجھے سلام کہتا ہے"!

بھائیو! ہمارے حضرت کے سوانح سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ بڑے کریم النفس تھے اور تمام قوموں کے ساتھ مہربانی اور احسان کا سلوک فرماتے تھے۔ لیکن غیرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے آپ کو یہ گوارا نہ تھا کہ اس شخص کے سلام کا جواب دیا جائے جو پیغمبر علیہ السلام کا بدگو ہے۔ حضرات! حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عشق و محبت کی داستان صرف آپ کی جسمانی زندگی تک محدود نہ تھی بلکہ بعد وفات بھی قائم و دائم تھی۔ چنانچہ اس غیر فانی محبت کا ذکر آپ نے یوں فرمایا ہے:

اِنِّیْ اَمُوْتُ وَلَا تَمُوْتُ مَحَبَّتِیْ
یُدْرٰی بِذِکْرِکَ فِی التُّرَابِ نِدَائِیْ

اے میرے پیارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ میں تو فوت ہو جاؤں گا۔ لیکن میری محبت کبھی نہ مرے گی میری آواز کو قبر میں بھی تیرے ذکر سے شناخت کی جائے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام، عشق محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں فنا ہو جانے کی وجہ سے فنا فی الرسول کے ایسے مقام پر جا پہنچے تھے جہاں دوئی کا پردہ اٹھ جاتا ہے جیسے کہتے ہیں:

من تو شدم تو من شدی
من تن شدم تو جاں شدی
تا کس نہ گوید بعد ازیں
من دیگرم تو دیگری

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مقام اتحاد کو یوں بیان فرمایا ہے:۔

محو روئے او شد است ایں روئے من
بوئے او آید ز بام و کوئے من
بسکہ من در عشق او ہستم نہاں
من ہمانم، من ہمانم، من ہماں
جانِ من از جان او یابد غذا
از گریبانم عیاں شد آں ذکا
احمد اندر جانِ احمد شد پدید
اسم من گردید آں اسم وحید

میرا یہ چہرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک میں محو ہو کر گم ہو گیا ہے یہی وجہ ہے کہ میرے بام و کوچہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی خوشبو آ رہی ہے۔

از بسکہ میں حضور کے عشق میں نہاں ہو گیا ہوں۔ میں وہی ہوں۔ میں وہی ہوں، میں وہی ہوں میری جان اس کی جان سے غذا حاصل کرتی ہے۔ میرے گریباں سے وہی آفتاب نکل آیا ہے۔ پس احمد کی جان کے اندر احمد ظاہر ہو گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مجھے اس یگانہ کا نام دیا گیا ہے۔

اس موقعہ کی مناسبت سے عشق رسول اللہ اور غیرت دینی کا ایک واقعہ سناتا ہوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک بزرگ صحابی حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی کی روایت ہے۔ فرماتے ہیں:

"لدھیانہ کا واقعہ ہے کہ ایک دفعہ درد سر کا دورہ حضور کو اس قدر ہوا کہ ہاتھ پیر برف کی مانند سرد ہو گئے۔ میں نے ہاتھ لگا کر دیکھا، نبض بہت کمزور ہو گئی آپ نے مجھے ارشاد فرمایا "اسلام پر کوئی اعتراض یاد ہو تو اس کا جواب دینے میں میرے بدن میں گرمی آجائے گی اور دورہ موقوف ہو جائے گا"۔ میں نے عرض کی حضور اس وقت تو مجھے اعتراض یاد نہیں آتا۔ فرمایا کہ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت میں کچھ اشعار آپ کو یاد ہوں تو پڑھیں"۔ میں نے براہین احمدیہ کی نظم "اے خدا اے چارہ آزار ما" خوش الحانی سے پڑھنی شروع کی اور آپ کے بدن میں گرمی آنی شروع ہو گئی۔ آپ لیٹے رہے اور پھر مجھے ایک اعتراض یاد آگیا کہ آیت واذ قال ربک للملئکۃ انی جاعل فی الارض خلیفہ پر اعتراض یہ ہے کہ جو مشورہ کا محتاج ہے وہ خدائی کے لائق نہیں ...... (اس کے علاوہ اور اعتراض بھی کئے) حضرت منشی صاحب مرحوم فرماتے ہیں کہ جب میں نے یہ اعتراضات سُنائے تو حضور کو جوش آگیا۔ اور فوراً اٹھ بیٹھے اور بڑے زور کی تقریر جواباً کی اور بہت سے لوگ بھی آگئے اور دورہ ہٹ گیا۔"

(سیرۃ ظفر صفحہ ۹۵-۹۶)

کسی نے شاید ایسے ہی موقع کیلئے کہا ہے۔

بیا در بزم مستاں تا بہ بینی عالم دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

درخواست دعا: محترم حاجی محمد فاضل صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہیں اسوقت کمزور اور ضعیف ہیں احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے اور خدمت دین کے لئے دعا فرماویں۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت والی عمر عطا فرماوے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قیامگاہ مستورات جلسہ سالانہ ۱۹۷۰ء کے اہم کوائف

جلسہ سالانہ پر آنیوالی مستورات کو مجموعی طور پر ٹھہرانے کے لئے ہر سال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام نصرت گرلز ہائی سکول اور جامعہ نصرت میں انتظام کیا جاتا ہے۔ گزشتہ سالوں میں دفتر لجنہ کی عمارت میں بھی مہمان خواتین ٹھہرائی جاتی تھیں۔ لیکن اب چونکہ یہاں جلسہ گاہ ہوتی ہے۔ اسلئے مہمان قیام نہیں کرتے مستورات کی یہ قیامگاہ سکول کے کل ۲۵ کمروں اور برآمدوں (جن کے درمیان چٹائیوں سے بند کر دئے جاتے ہیں) اور جامعہ نصرت کے ۸۰ کمروں برآمدوں کے علاوہ آٹھ چھولداریوں پر مشتمل تھی۔ (جو جامعہ کے وسیع کھیل کے میدان میں لگائی گئی تھیں) امسال ہر دو قیامگاہوں میں ٹھہرنے والے مہمانوں کی مجموعی تعداد ۱۸۷۳ تھی۔

قیامگاہ کی ناظمہ مکرمہ سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ ان کی نائبات مکرمہ سیدہ بشریٰ بیگم و مکرمہ استانی حمیدہ صابرہ صاحبہ تھیں۔ اور خاکسارہ نے بطور ان کی معاونہ کے کام کیا۔ ناظمہ کا دفتر جامعہ نصرت میں قائم کیا گیا تھا۔ جس میں ۲۲ دسمبر کی شام سے کام شروع ہوگیا تھا اور ۳۰ دسمبر کی صبح تک جاری رہا۔ یہ دفتر دن رات کھلا رہتا تھا اور یہاں سے ہر دو قیامگاہوں کے تمام انتظامات کی نگرانی کے علاوہ باقاعدگی سے صبح شام حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ مکرم افسر صاحب جلسہ سالانہ اور حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ کی خدمت میں رپورٹ بھجوائی جاتی رہی۔ لنگر خانہ سے کھانا بھی اسی دفتر کی معرفت منگوایا جاتا تھا۔ دفتر کی انچارج امسال لطیفہ صاحبہ ایم اے تھیں اور ان کی نائبہ امۃ المعبود صاحبہ بنت سید داؤد احمد صاحب تھیں۔

قیامگاہ نصرت گرلز سکول کی منتظمہ کے فرائض مکرمہ مسعودہ بشیر صاحبہ ایم اے ہیڈ مسٹرس نصرت گرلز ہائی سکول اور جامعہ نصرت کی منتظمہ مبارکہ انجم صاحبہ ایم اے کی نائبات امۃ الحی مرزا صاحبہ امۃ المومن صاحبہ اور امۃ الواسع صاحبہ نے انجام دئے۔

جملہ انتظامات مندرجہ ذیل شعبوں میں منقسم تھے:۔

۱۔ نظامت اجرائے پرچی
منتظمات عائشہ امۃ الباقی صاحبہ و انیقہ تسنیم صاحبہ اس کے تحت دونوں وقت کے کھانے کے لئے ہر کمرہ کے مہمانوں کی تعداد کے مطابق پرچی کاٹی جاتی رہی

۲۔ نظامت تقسیم روٹی
منتظمات خورشید انجم صاحبہ و جمیل النساء صاحبہ

۳۔ نظامت تقسیم سالن
منتظمات استانی صابرہ رحمان صاحبہ و امۃ المنان ریحانہ صاحبہ دونوں وقت ہر کمرے کی منتظمات اپنی اپنی معاونات کو ساتھ لے کر ہر کمرے میں روٹی اور سالن تقسیم کرتیں۔

۴۔ نظامت آب رسانی
منتظمات۔ نعیمہ سلمیٰ صاحبہ و امۃ الوہاب صاحبہ
پانی مہیا کرنا اور اسے سٹور رکھنے کا انتظام

۵۔ نظامت صفائی
منتظمات۔ امۃ الرافع صاحبہ زرینہ صاحبہ
یہ کام جمعدارنیوں کی مدد کے ساتھ صبح پانچ بجے سے لیکر شام پانچ بجے تک جاری رہتا

۶۔ نظامت سٹور و روشنی
منتظمات۔ امۃ الکریم نصرت صاحبہ و سفینہ صاحبہ
ہر دو قیامگاہوں میں اپنے اپنے مہمانوں کی تعداد کے مطابق بالٹیاں ٹوکریاں۔ پیالے۔ لوٹے و دیگر ضروری سامان اکٹھا کرنا اور ہر دو جگہ روشنی کا انتظام کروانا۔

۷۔ نظامت استقبال و ملاقات
منتظمات۔ خالدہ مبارکہ صاحبہ و رشیدہ اماد استانی امۃ الحفیظ صاحبہ مہمانوں کا سامان ان کے کمروں تک پہنچانا اور ان کے مرد رشتہ داروں کے ساتھ گیٹ پر ان کی ملاقات کروانا۔

۸۔ طبی امداد
لیڈی ڈاکٹر امۃ الحفیظ صاحبہ لاہور۔ بشریٰ ملک نرس اور معاونات کے ساتھ صبح شام کمروں میں راؤنڈ کرتی رہیں اور طبی امداد کے خیمہ میں دوائیں تقسیم کرتی رہیں۔ روزانہ اوسطاً ۲۰۰ مریضوں کا معائنہ کیا جاتا اور انہیں دوائیں دی جاتی رہیں

۹۔ نگران دوکانات
منتظمات۔ امۃ الحفیظ صلاح الدین صاحبہ و نصیرہ نزہت صاحبہ مہمانوں کی سہولت کے لئے خورد و نوش کی جو دوکانیں قیامگاہوں میں لگی ہوئی تھیں ان کی اشیاء اور ریٹ کی نگرانی کرنا ان کے ذمہ تھا

۱۰۔ روٹی پکوانے کا انتظام
منتظمات۔ نصیرہ نزہت صاحبہ و سعیدہ احمد جان صاحبہ روٹی پکانے کا کام کرنے کی ضرورت تو نہ پڑی۔ لیکن یہ انتظام کیا گیا تھا کہ اگر فوری ضرورت پیش آجائے تو مستورات یہ کام کرنے کے لئے تیار رہیں

۱۱۔ انسپیکشن
صاحبزادی امۃ النصیر بیگم۔ مکرمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ اور مبشرہ سلمیٰ صاحبہ صبح شام دونوں قیامگاہوں کا معائنہ کرتیں۔ اور جہاں انتظام میں نقص ہوتا اس کی رپورٹ دفتر ناظمہ میں کرتیں۔ جسے دور کرنے کے لئے فوری اقدامات کر دئے جاتے

۱۲۔ وعظ
استانی امۃ النصیر صاحبہ
نماز کے لئے ایک شامیانہ نصب کیا گیا تھا۔ جہاں مغرب و عشاء اور صبح کی نمازیں ادا کی جاتی رہیں۔

علاوہ ازیں جامعہ نصرت کے گیٹ پر مرد منتظمین کا دفتر تھا جس کے ناظم مکرم حمید صاحب تھے۔ یہ دفتر بھی دن رات کھلا رہتا اس کا رابطہ دفتر ناظمہ سے بذریعہ ٹیلیفون قائم تھا مکرم ناظم صاحب اور ان کے معاونین کے تعاون سے ہر قسم کی فوری ضروریات پوری ہو جاتی رہیں اور کاموں کی سرانجام دہی میں بہت سہولت رہی۔ نیز منتظم صاحب روشنی۔ منتظم صاحب صفائی دیہاتی نے بھی قیامگاہ کی مہمانوں کی سہولت کے کاموں میں بہت تعاون کیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ بھی گاہے گاہے معائنہ کے لئے تشریف لاتی اور کارکنات کی راہنمائی فرماتی رہیں۔ ہر دو قیامگاہوں میں کل ۱۲۸ منتظمات۔ نائبات و معاونات نے کام کیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت کا شرف حاصل کیا۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آئندہ سال ہمیں اس سے بھی بڑھ کر خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اگر ہماری طرف سے کسی مہمان کی خدمت میں کوتاہی ہو گئی ہو تو اسے معاف فرمائے اور سب کام کرنے والوں کو جزائے خیر عطا فرمائے

۳۰ دسمبر صبح نو بجے تمام کارکنات کو اجتماعی دعا اور نصائح کے بعد رخصت کیا گیا۔ نصائح ایک مختصر سے جلسہ میں صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے کیں۔

(خاکسارہ امۃ العزیز ادریس
آفس سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

امراء اضلاع کی توجہ کیلئے ضروری اعلان

جملہ جماعتہائے احمدیہ پاکستان کے عہدیداران کے موجودہ سالہ تقرر کی میعاد ۳۰/۴ کو ختم ہو رہی ہے۔ نئے انتخابات از یکم مئی ۷۱ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۷۴ء کے واسطے کیلئے اخبار الفضل میں اعلان کردیا گیا ہے۔

لہذا تمام امراء اضلاع اس امر کی نگرانی کا انتظام فرمادیں کہ ان کے ضلع کی تمام جماعتوں کے نئے انتخابات کی رپورٹیں ۱۵/۲ تک نظارت علیا میں پہنچ جائیں نیز یہ نگرانی فرمادیں کہ یہ انتخابات قواعد کے مطابق ہوں۔

(ناظر اعلیٰ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عید الاضحیہ کی تقریب پر قربانی کرانے والے احباب متوجہ ہوں

اس مرتبہ عید الاضحیٰ ۷ر فروری ۱۹۷۱ء کو انشاء اللہ تعالیٰ ہو گی۔ اس موقعہ پر جو اصحاب نظارت خدمت درویشاں کے زیر انتظام قربانی کروانا چاہتے ہیں۔ وہ بحساب فی جانور (بچھڑا) کم از کم ساٹھ روپے بھجوا دیں۔ تاکہ ان کی طرف سے قربانی کا انتظام کروایا جا سکے۔ چونکہ عید الاضحیہ کے دنوں میں جانوروں کی قیمتوں میں اضافہ ہو جاتا ہے اور بسا اوقات اچھا جانور بھی میسر نہیں آتا اس لئے احباب رقم بھجوانے میں عجلت سے کام لیں۔

ایسی رقوم ناظر خدمت درویشاں کے نام پر بھجوائی جائیں تاکہ بروقت مل سکیں۔

(ناظر خدمت درویشاں)

دعائے مغفرت

محترمہ محمد بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری نواب الدین صاحب سکنہ چک ۹۶ صریح ضلع لائل پور جو عزیزم چوہدری مجید احمد صاحب ننگلی کارکن نظارت بیت المال کی والدہ تھیں ۹ر اور ۱۰ر جنوری کی درمیانی شب وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ساڑھے آٹھ بجے صبح محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد انہیں بہشتی مقبرہ ربوہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر پر دعا محترم صوفی غلام محمد صاحب ایڈیشنل ناظر بیت المال آمد نے کروائی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اپنے قرب میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین۔ (حکیم ظفر احمد آف کوئٹہ حال ربوہ)

پوسٹل لائف

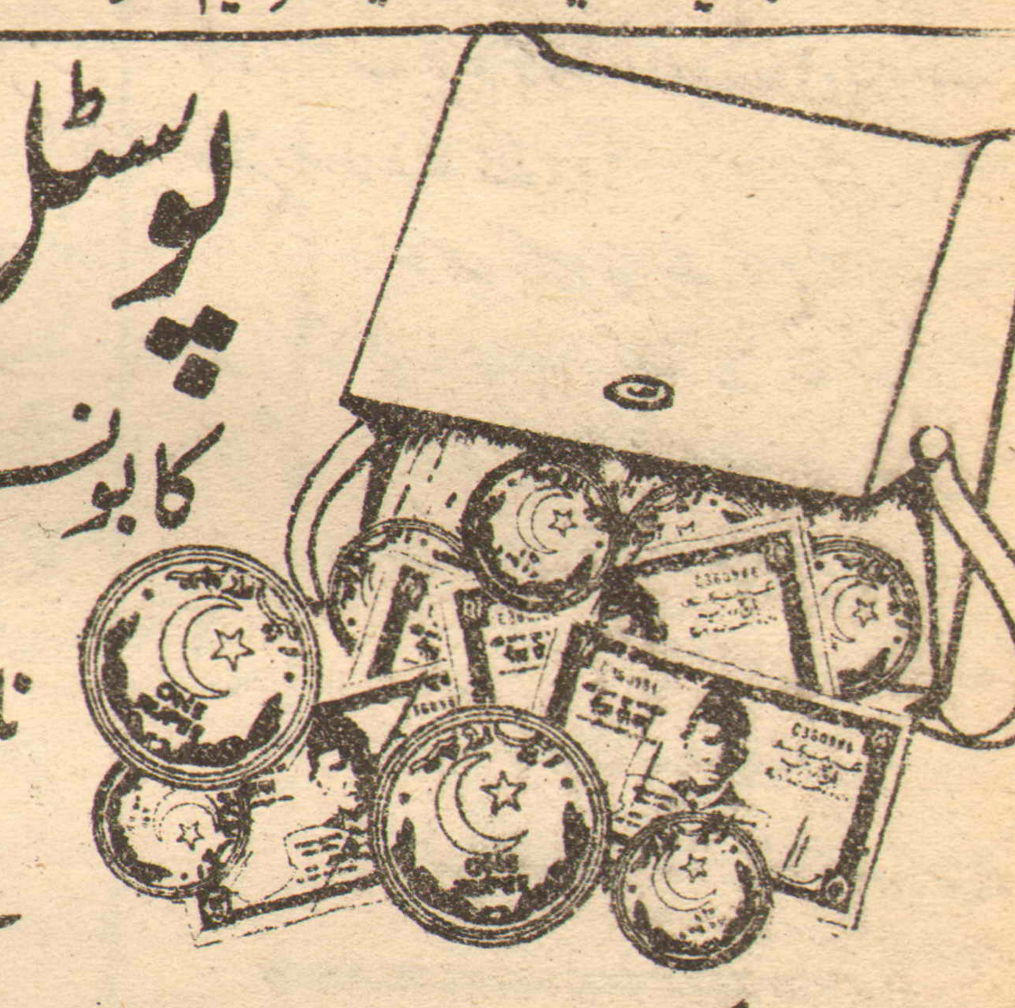

کا بونس صرف ایک نام سے دیا جاتا ہے۔ لیکن

دوسری کمپنیوں کے مختلف نام سے دیئے گئے

تمام بونسوں سے کہیں زیادہ ہے۔ پوسٹل لائف کا کارنامہ زیادہ

بونس دینا ہی نہیں بلکہ اس کو زیادہ فخر اپنی سب سے کم

پریمیم کی شرح پر ہے۔

شرح بونس

تاحیات پالیسی ۴۲ روپے فی ہزار

میعادی پالیسی ۳۳ روپے فی ہزار

گھر بار کے لئے بچت کیجئے

پوسٹل لائف انشورنس

جاری کردہ: سنٹرل ڈائریکٹوریٹ آف نیشنل سیونگز۔ اسلام آباد

ADGROUP/CDNS

نئے سہ سالہ انتخابات عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

یکم مئی ۱۹۷۱ء تا ۳۰ر اپریل ۱۹۷۴ء

جملہ جماعت ہائے احمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کے موجودہ سہ سالہ تقرر کی میعاد ۳۰ر اپریل کو ختم ہو رہی ہے۔ آئندہ تین سالوں (۱/۵/۷۱ تا ۳۰/۴/۷۴) کے لئے عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کے انتخابات جلد از جلد کروائے جانے مطلوب ہیں۔ جس کے لئے ۱۵/۳/۷۱ کی میعاد مقرر کی جاتی ہے اس میعاد کے اندر اندر تمام عہدیداران کے انتخابات ہو کر نظارت علیا میں پہنچ جانے چاہئیں تاکہ ضروری کارروائی کے بعد بروقت منظوری دی جا سکے۔

ضروری وضاحت

بعض جماعتیں یہ لکھ دیتی ہیں کہ ہماری جماعت کے سابقہ عہدیداران ہی رہنے دیئے جائیں۔ یہ طریق درست نہیں۔ تمام عہدیداران کے از سر نو انتخابات ہونے چاہئیں جن عہدوں پر ۳۰/۴/۷۱ کے لئے اب منظوریاں دی جا رہی ہیں ان عہدوں پر آئندہ میعاد میں تقرر کے لئے بھی نیا انتخاب ضروری ہے۔

انتخابات کی رپورٹیں نظارت علیا میں آنی چاہئیں بعض جماعتیں یہ رپورٹیں دوسری نظارتوں یا دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں بھجوا دیتی ہیں۔ ایسا نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ اس طرح انتخابات پر کارروائی بروقت نہیں ہو سکتی۔ اور منظوری بھجوانے میں تاخیر ہو جاتی ہے۔

ایسے احباب جو موصی ہوں اور کسی عہدہ کے لئے منتخب ہوئے ہوں ان کے نام کے ساتھ لفظ موصی اور ان کا وصیت نمبر ضرور درج کیا جائے تاکہ ان کے بقایا وصیت کے متعلق تحقیق کرنے میں دقت نہ ہو اور ان کی منظوری بھجوانے میں تاخیر نہ ہو جو منتخب شدہ عہدیداران غیر موصی ہوں۔ ان کے متعلق مقامی سیکرٹری مال کی طرف سے یہ تصدیقی رپورٹ انتخابی رپورٹ کے ساتھ ضرور شامل ہونی چاہیئے کہ وہ بقایادار نہیں ہیں۔

صدر موصیان کے انتخابات کی میعاد بھی ۳۰/۴/۷۱ کو ختم ہو رہی ہے۔ ایسی جماعتیں جن میں مجالس موصیان قائم ہیں قائم ہو سکتی ہیں وہ اس امر کو نوٹ فرما لیں کہ صدر و نائب صدر مجلس موصیان کے انتخابات حسب قواعد کروا کر براہ راست مکرم سیکرٹری صاحب مجلس کارپرداز کی خدمت میں بھجوا دیئے جائیں۔

جن جماعتوں کے پاس انتخابات کروانے سے متعلق قواعد و ضوابط کی کتاب موجود نہ ہو وہ نظارت علیا سے بذریعہ وی پی منگوا سکتے ہیں اس کی قیمت معہ محصول ڈاک دو روپے پانچ پیسے ہے۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ بندہ ایک عرصہ سے بعارضہ قلب بیمار ہے۔ وقفہ وقفہ بعد بیماری کے دورے پڑتے ہیں دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔ (حکیم نور علی خان۔ لاہور)

۲۔ مکرم بابو انشاء اللہ خان صاحب آف لاہور کو گزشتہ ماہ سیڑھیوں سے گرنے کی وجہ سے کمر میں چوٹ آ گئی ہے۔ جس کی وجہ سے وہ شدید تکلیف میں مبتلا ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(سید اعجاز احمد شاہ انسپکٹر بیت المال لاہور)

۳۔ بندہ محکمانہ تبدیلی کی وجہ سے پریشان ہے۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری اس پریشانی کو جلد دور فرمائے آمین (مقبول احمد بھٹی۔ داؤد خیل)

۴۔ برادرم رشید احمد خالد متعلم جامعہ احمدیہ عرصہ تین سال سے بیمار ہے نیز ان کے بڑے بھائی مولوی عبد العزیز صاحب شاہد فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ ہر دو کی صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔ (ملک مبارک احمد متعلم جامعہ احمدیہ۔ ربوہ)

۵۔ میرا بچہ عزیزم مبشر احمد عرصہ ڈیڑھ ماہ سے بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہے احباب سے بچہ کی صحت و سلامتی کے لئے دعا کی درخواست ہے (چوہدری رحمت خان ڈاہرانوالی۔ ضلع گوجرانوالہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطیہ جات برائے دارالاقامۃ النصرت

دوستوں کو معلوم ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی کے فیصلہ کے مطابق ۱۹۶۲ء سے ربوہ میں ایک ہوسٹل بنام دارالاقامۃ النصرت قائم ہے جس میں نادار یتیم طلباء رہائش رکھتے ہیں اس ادارے کے تمام اخراجات احباب جماعت کے عطیہ جات سے پورے کئے جاتے ہیں۔ (نگران دارالاقامۃ النصرت)

اس ادارے کے لئے یہ دوست ماہوار عطیہ عنایت فرماتے ہیں۔

مکرم چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب
" صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب
" سید عبدالرزاق شاہ صاحب
" مولوی سلطان محمود انور صاحب
" ڈاکٹر محمود احمد ظفر صاحب تنزانیہ
" مولوی محمد دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ
" چوہدری عبدالواحد صاحب
" مرزا غلام احمد صاحب
" میاں غلام محمد صاحب اختر
" ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب
" گیانی عباداللہ صاحب
" بشیر احمد صاحب خادم
" مختار احمد صاحب ہاشمی
" نصراللہ خان ناصر صاحب
" حمید احمد خالد صاحب
" نور احمد مرتضٰے صاحب
محترمہ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ سلمہا
" مہر آپا صاحبہ
" بیگم صاحبہ مکرم ڈاکٹر عبداللطیف صاحب سرگودہا
" رشیدہ مرزا صاحبہ اہلیہ مرزا سلطان بیگ صاحب مرحوم لندن

اور بعض دوست گاہے گاہے بھجواتے رہتے ہیں۔ چنانچہ جن دوستوں نے ماہ فتح / دسمبر میں عطیہ جات بھجوائے ہیں ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔

مکرم شیخ قدرت اللہ صاحب جہلم	-/۱۰	روپے
مکرمہ بیگم مختار ایاز صاحبہ رحمٰن آباد خانیوال روڈ ملتان	-/۵	"
" جمیلہ طاہرہ صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالمجید صاحب شاہدرہ کالاڑہ	/۱۵	روپے
" بشریٰ صاحبہ و مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب		
مبارکہ چوہدری مبشر احمد صاحب کراچی ۲	-/۱۰	"
" مسز آمنہ بی شاہ صاحبہ امریکہ	/۲۰	"
مکرم نصیر احمد صاحب مبشر ربوہ	-/۵	"
" چوہدری محمد نذیر صاحب لاہور	/۵	"
" عبدالرحمن صاحب محاسب جماعت احمدیہ راولپنڈی	-/۵	"
مکرمہ بیگم چوہدری شاہ نواز صاحبہ کراچی	-/۲۵	"
" والدہ صاحبہ و اہلیہ صاحبہ حاجی سمیع اللہ صاحب پشاور	-/۷	"
" بختیار احمد صاحب پشاور	-/۵	"
" کیپٹن سلیم احمد صاحب کراچی	/۵	"
" ملک عبداللطیف صاحب ستکوہی	/۵	"
" محمد یوسف صاحب مالہ کے بھگت ضلع سیالکوٹ	-/۲۰	"
" چوہدری نور احمد صاحب صدر حلقہ سول لائن لاہور	-/۱۲۷	"
مکرمہ صدیقہ خانم صاحبہ اہلیہ ماسٹر نذیر احمد صاحب رحمان لاہور	-/۵	"
مکرم قاضی محمد اسلم صاحب	-/۳۰	"
" رانا مبارک احمد صاحب بہاولپور	/۱۰	"
" حاجی شریف احمد صاحب چک ۲۳۳ ضلع بہاولپور	-/۵	"

(باقی)
D.N.B

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

شیخ مجیب الرحمان پاکستان کے آئندہ وزیراعظم ہوں گے

ڈھاکہ ۵ جنوری۔ صدر یحییٰ خان نے اعلان کیا ہے کہ عوامی لیگ کے صدر شیخ مجیب الرحمان ملک کے وزیر اعظم ہوں گے اور وہ بہت جلد حکومت سنبھال لیں گے۔ صدر نے کہا کہ عوامی حکومت کے قیام کے بعد وہ صدارت کے عہدہ سے سبکدوش ہو جائیں گے۔ انہوں نے ڈھاکہ میں اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ انہیں آئین سازی کے سلسلہ میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے اور آئین سازی سے قبل صوبوں میں حکومتیں قائم نہیں کی جائیں گی۔ حکومت جس پروگرام پر عمل کر رہی ہے اس میں تبدیلی کی کوئی گنجائش نہیں ہے انہوں نے مزید کہا کہ ملک کی اقتصادی حالت کی خرابی کی اصل وجہ گھیراؤ جلاؤ کی تحریک ہے اور معاشی حالت بہتر بنانے کے لئے محنت اور لگن سے کام کرنے کی ضرورت ہے۔

حکومت کو پریس ٹرسٹ توڑنے کا اختیار نہیں

ڈھاکہ ۵ جنوری۔ صدر پاکستان جنرل یحییٰ خان نے کہا ہے کہ موجودہ آئین کے تحت حکومت کو نیشنل پریس ٹرسٹ توڑنے کا اختیار نہیں ہے ٹرسٹ ایک رفاہی ادارہ ہے جسے موجودہ قانون کے مطابق توڑا نہیں جا سکتا ہے انہوں نے بتایا کہ موجودہ حکومت نے ملک کی باگ ڈور سنبھالنے کے تین ماہ بعد پریس ٹرسٹ توڑنے کے سوال پر غور کیا تھا اور اس کے آئینی اور قانونی پہلوؤں کا جائزہ لیا تھا مگر وزارت قانون طویل غور و خوض کے بعد اس نتیجہ پر پہنچی کہ حکومت اس معاملہ میں بے بس ہے۔ انہوں نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ موجودہ حکومت نے پریس ٹرسٹ اور اس کے ماتحت نکلنے والے اخبارات کو اپنے مقاصد کے لئے استعمال نہیں کیا اور اب اسے توڑنے کے معاملہ میں بھی میں کچھ نہیں کر سکتا۔

محاذ رائے شماری پر پابندی کی مذمت

لاہور ۵ جنوری۔ حکومت پاکستان نے ان بھارتی حکومت کے ان اقدامات کی شدید مذمت کی ہے کہ جن کے تحت کشمیری راہنماؤں شیخ عبداللہ اور مرزا افضل بیگ کو جلاوطن کر دیا گیا ہے اور مقبوضہ کشمیر میں محاذ رائے شماری کو خلاف قانون قرار دے کر متعدد حریت پسندوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ اور حریت پسندوں کی تحریک آزادی کو کچلنے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔

وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا کہ ان اقدامات کے بعد مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کی کارروائیاں بالکل بے نقاب ہو گئی ہیں جہاں انسانی آزادیاں تک سلب کر لی گئی ہیں۔ اور عوام کو اظہار رائے کی آزادی تک سے محروم کر دیا گیا ہے

کراچی ائیرپورٹ کا حادثہ سازش کا نتیجہ نہیں تھا

کراچی ۵ جنوری۔ صدر یحییٰ خان نے کہا ہے کہ کراچی کے ہوائی اڈہ پر پولینڈ کے نائب وزیر خارجہ کی جو المناک موت ہوئی تھی اس میں کسی سازش کا عنصر نہیں ہے۔ یہ ایک شخص کا ذاتی فعل تھا انہوں نے آج کراچی میں بتایا کہ انہیں حادثے کے کمیشن کی رپورٹ موصول ہوئی ہے جس سے معلوم ہوا ہے کہ یہ حادثہ کسی سازش کا نتیجہ نہیں تھا۔

صدر پاکستان میڈیکل کانفرنس کا افتتاح کریں گے

کراچی ۵ جنوری۔ صدر پاکستان جنرل یحییٰ خان نے ۳ مارچ کو لاہور میں آل پاکستان میڈیکل کانفرنس کے گیارہویں اجلاس کا افتتاح کریں گے اس بات کا اعلان گزشتہ روز پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن نے کیا یہ کانفرنس پانچ روز تک جاری رہے گی۔ کانفرنس میں پاکستان اور بیرونی ممالک کے طبی ماہرین مختلف امراض پر سائنسی تحقیق کے مضامین پڑھیں گے۔ قومی صحت کے اہم مسائل پر کانفرنس ایک سمپوزیم بھی منعقد کرے گی۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رفث، فسوق اور جدال میں تین قسم کی بدیوں سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے

بدیوں کی یہ تین اقسام ایسی ہیں جن سے باہر کوئی بدی نہیں رہتی۔ یہ تمام بدیوں پر حاوی ہیں!

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالے عنہ سورۃ البقرہ کی آیت اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

" اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ میں اس امر کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ حج کے بارہ میں قرآن کریم نے کوئی نیا حکم نہیں دیا بلکہ اسی حکم کو قائم رکھا ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ سے چلا آرہا ہے اس وجہ سے حج کے مہینے بھی سب لوگوں کو معلوم ہیں یعنی شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ، گو امام ابوحنیفہؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک ذوالحجہ کے صرف دس دن اشہر الحج میں شامل ہیں فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ جو شخص ان مہینوں میں حج کو اپنے اوپر فرض کرکے چل پڑے اسے چاہیئے کہ وہ اپنی زبان کو پاک رکھے اور کوئی ایسی بات نہ کرے جو جنسی جذبات کو برانگیختہ کرنے والی ہو بعض لوگ کہتے ہیں کہ عشقیہ اشعار پڑھنا اس میں داخل ہیں کیونکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ نے ایک دفعہ ایام حج میں جاہلیت کے اشعار پڑھے تھے۔ یہ روایت اگرچہ قرآن کریم کے اس واضح حکم کی موجودگی میں درست تسلیم نہیں کی جاسکتی لیکن اگر مان بھی لیا جائے کہ انہوں نے ایسا کیا تھا تو امتداد زمانہ کی وجہ سے ہم نہیں کہہ سکتے کہ انہوں نے کس غرض کے ماتحت جاہلیت کے اشعار پڑھے تھے۔ ممکن ہے انہوں نے دوران گفتگو میں کسی دلیل کے لئے پڑھے ہوں اور سننے والوں نے غلطی سے یہ سمجھ لیا ہو کہ وہ شوقیہ طور پر اس قسم کے اشعار پڑھ رہے ہیں بہرحال اس قسم کا کلام خواہ وہ نظم ہو یا نثر ہو اس سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ اور ان دنوں کو اللہ تعالے کے ذکر اور اس کی عبادت میں صرف کرنا چاہیئے۔ مگر اس ممانعت کے یہ معنے نہیں کہ رفث۔ فسوق اور جدال، دوسرے دنوں میں جائز ہے بلکہ اس ممانعت میں اللہ تعالے نے یہ حکمت رکھی ہے کہ اگر کچھ عرصہ تک انسان اپنے نفس پر دباؤ ڈال کر ایسے کام چھوڑ دے تو اللہ تعالے کے فضل سے اُسے دوسرے دنوں میں بھی ان کو چھوڑنے کی توفیق مل جاتی ہے۔ کیونکہ مشق ہونے کی وجہ سے اس کے لئے سہولت پیدا ہو جاتی ہے بعض دفعہ بشری کمزوریوں کی وجہ سے انسان ایک لمبے وقت کے لئے کسی کام کو چھوڑنے کی ہمت نہیں کرسکتا ایسی حالت میں اس کے اندر استعداد پیدا کرنے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ اسے کچھ وقت کے لئے اس کام سے روک دیا جائے جب کچھ عرصہ تک رکا رہتا ہے تو اس کی ضبط کی طاقت بڑھ جاتی ہے اور آہستہ آہستہ وہ کلی طور پر اس کام کو چھوڑنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے اسی نکتہ کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ انسان کو چاہیئے کہ وہ رمضان کے مہینہ میں اپنی کمزوریوں میں سے کسی ایک کمزوری پر غالب آنے کی کوشش کرے اور مہینہ بھر اس سے بچتا رہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ خدا تعالے رمضان کے بعد بھی اس کی مدد کرے گا۔ اور اسے ہمیشہ کے لئے اس بدی پر غالب آنے کی توفیق عطا فرمائے گا۔

یہاں رفث۔ فسوق اور جدال تین گناہوں کے چھوڑنے کا ذکر کیا گیا ہے۔ رفث مرد عورت کے مخصوص تعلقات کو کہتے ہیں لیکن اس کے علاوہ بدکاری کرنا۔ گالیاں دینا، گندی باتیں کرنا۔ قصے سُنانا لغو اور بیہودہ باتیں کرنا جسے پنجابی میں گپیں مارنا کہتے ہیں یہ تمام امور بھی رفث میں شامل ہیں اور فسوق وہ گناہ ہیں جو خدا تعالے کی ذات سے تعلق رکھتے ہیں جن میں انسان اس کی اطاعت اور فرمانبرداری سے باہر نکل جاتا ہے۔ آخر میں جدال کا ذکر کیا ہے۔ جو تعلقات باہمی کو توڑنے والی چیز ہے۔ ان تین الفاظ کے ذریعہ درحقیقت اللہ تعالے نے تین اصلاحوں کی طرف توجہ دلائی ہے فرمایا ہے (۱) اپنی ذاتی اصلاح کرو اور اپنے دل کو ہر قسم کے گندے اور ناپاک خیالات سے پاک رکھو (۲) اللہ تعالے سے اپنا مخلصانہ تعلق رکھو (۳) انسانوں سے تعلقات محبت استوار رکھو۔ گویا یہ صرف تین بدیاں ہی نہیں جن سے روکا گیا ہے بلکہ تین قسم کی بدیاں ہیں جن سے باہر کوئی بدی نہیں رہتی کیونکہ ہر بدی یا تو اپنے نفس سے تعلق رکھتی ہے یا خدا تعالیٰ سے تعلق رکھتی ہے اور یا پھر مخلوق سے تعلق رکھتی ہے اور روحانیت کی ترقی کے لئے ضروری ہے کہ انسان اپنی ذاتی اصلاح کے بعد حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں بھی سرگرم رہے"

تحریک جدید کے ۳۷ ویں سال میں انصار اللہ کیلئے

ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کے تازہ ارشادات

تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرماتے ہوئے ۲۳؍اخاء ۱۳۴۹ہش (۲۳.۱۰.۷۰) کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالے نے فرمایا:۔

انصار نئی نسل کی تربیت کے ذمہ دار ہیں

" دفتر سوم کی دو ذمہ داریاں انصار اللہ پر عاید ہوتی ہیں ایک یہ کہ دفتر سوم میں کم عمر بچے ہیں یا وہ ہیں جن کی احمدیت میں کم عمر ہے یہ ہر دو تربیت کے محتاج ہیں اور ان ہر دو کی تربیت کا کام خدام الاحمدیہ کا نہیں بلکہ انصار اللہ کا کام ہے۔"

مالی قربانی کا معیار بلند تر کرنا ہے

" دفتر سوم کے چندے کی فی کس اوسط ۱۳ روپے سے ۱۵ روپے تک پہنچ گئی ہے یہ خوشکن ہے لیکن ۲۰ تک اس کو پہنچنا چاہیئے۔ انصار اللہ ہر جگہ جائزہ لیں اور اپنی تھوڑی سی سُستیاں ترک کردیں تو زیادہ اچھا ہے حالات بڑی تیزی سے بدل رہے ہیں"

ان ارشادات کی روشنی میں جماعت میں نئے داخل ہونے والوں اور نئی پود کی تربیت کے ہمہ گیر ذرائع اختیار کرنا اور تحریک جدید کی مالی قربانی کا معیار بڑھانے کے لئے مقامی دوستوں کی استطاعت کا جائزہ لینا اور پھر متعلقہ افراد کو وعدے بڑھانے کی تلقین کرنا انصار اللہ کے اہم ترین فرائض میں سے ہے۔ جملہ ناظمین و زعماء صاحبان سے درخواست ہے کہ ماہانہ رپورٹوں میں وہ مذکورہ بالا ارشادات کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی مساعی کا ضرور ذکر فرمایا کریں۔ اللہ تعالے سب کو اس کی توفیق بخشے۔ (حضور ایدہ اللہ کا محولہ بالا ایمان افروز خطبہ جملہ مجالس کو بذریعہ ڈاک بھجوایا جارہا ہے اگر کسی مجلس کو نہ ملے تو وہ مرکز سے منگوا سکتی ہے)

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ضروری اعلان

ربوہ کے تمام موجودہ اور سابقہ کھلاڑی جو ربوہ کے کسی کلب یا کالج یا سکول کی ٹیم سے اب متعلق ہیں یا کسی وقت تھے۔ براہ کرم اپنی اپنی ایک عدد پاسپورٹ سائز فوٹو مع اپنے کوائف کے مورخہ ۱۸؍جنوری ۱۹۷۱ء تک بھجوادیں۔ تاکہ بارہویں آل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ کے موقع پر شائع ہونیوالے SOUVENIR میں شائع ہو سکیں۔

ناصر جاوید خان
سیکرٹری پبلیکیشن کمیٹی فضل عمر ہوسٹل ربوہ

درخواست دعا

میری بڑی بہن امۃ الحکیم نصرت صاحبہ بنت بشیر احمد سیال عرصہ ۱۰-۱۲ روز سے بیمار ہیں۔ اور ان دنوں طبیعت کمزوری کی وجہ سے زیادہ ناساز ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے اپنے فضل سے انہیں کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔

امۃ الرشید سیال
بنت بشیر احمد سیال انسپکٹر اصلاح وارشاد)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴